

L.O 5.71

فہرست آف اسلام

یعنی

اصول عقاید اسلام

مؤلف مولفہ جناب ڈبلیو۔ ایچ۔ کوٹلیس صاحب
مؤلیسٹر سوریہم کورٹ آف ایجوکیشن

پابندام عبدالحیہ خان و دیگر کتابت علی خان نیوان طبع شد

در مطبع اسلام گاہ

جلد اول

ویسا چہ دویم

اس رسالہ مختصر کی عالم گیر شہرت نے جسکی دلیل
 یہ امر ہے کہ تالیف اول کے دو ہزار نسخے آٹھ مہینے کی
 مین فروخت ہو جانے پر ہی اوسکی خواستگاری حسب
 دستو جاری رہی مجھکو مجبور کیا ہے کہ اوسکو تیسری بار چاکر
 مشہر کروں لہذا میں نے غور کے ساتھ رسالہ ہذا پر نظر ثانی
 کی ہے اور اگرچہ اصل مضامین کی ایک سطر بھی گھٹائی
 نہیں گئی ہے مگر ساتھ اوسکے مین نے مناسب
 سمجھا کہ چند مقاموں میں جو روایتیں مندرجہ مین وہ
 زیادہ تر وسعت اور تشریح کے ساتھ بیان کینجا وہ
 سیرایہ بیان رسالہ مذکور کی شہرت کی قوی دلیل
 ہے کہ اوسکی طلب گاری مین میری پاس سو بیٹر لئیڈ
 سیٹ پیٹر سبرگ - سیلون - پنجاب کلکتہ - بمبئی -
 لاہور - دیگر مقامات ہند - مصر - شریٹس ٹلٹنٹس
 رنگون (برٹش برہما) کے مسلمانوں کے خطوط آئی
 اور رسالہ مذکور کو فرمان روایان سلطنت نے جیسے

کہ ہماری ملکہ محترمہ انگلینڈ اور خدیو مصر میں اپنی
 نظر قبول سے پڑنا اور محصول اجازت اب اوسکا ترجمہ
 برہمی - فارسی - ہندوستانی - عربی - اور دوسری
 زبانوں میں ہو رہا ہے - میں بہرہ و سا کرتا ہوں کہ یہ چند
 اوراق اس وقت کے جلد پہنچانے میں موید ہوں گے -
 جسکا ذکر قرآن مجید میں اس طور پر آیا ہے - (۱)

۳۲ ایلبٹ اسٹریٹ لورپول

۲۹ ذی الحجہ ۱۳۵۸ ہجری مطابق

۱۵ اگست ۱۸۹۷ عیسوی { ڈبلیو - ایچ - کیولیم
 (۱) ۱۰ سورہ (لہب)

اب دیباچہ تالیف اول

اس رسالہ مختصر کے مضامین پہلی تین لکچرز کی
 صورت میں لورپول کے ورنس ہال میں پڑھے گئے
 تھے مولف کے چند برادران دین نے تحریک کی کہ وہ
 رسالہ کی صورت میں بغرض اشاعت زیور طبع سے
 پراستہ اور مزین کئے جاوے - چونکہ مولف نے

اُن مواقع میں صرف چند یادداشتیں رکھی
 تھیں لہذا اوسنے اور نگو موجودہ شکل میں دوبارہ
 لکھنا مناسب جانا۔ اوسکی بڑی تشویش خاطر
 اِس امر میں رہی ہے کہ مسلمانوں کی عقائد دین کے ایک
 صحیح اور مختصر بیان کو جاسی قلیل میں گنجائش دیوی
 وہ بہرہ و سا کرتا ہے کہ یہ طریق اختصار حد جائز سے
 تجاوز نہیں ہوا ہے اور یہ مختصر رسالہ اُن اوام
 باطل کے دور کرنے میں موید ہوگا جو پیران مذاہب
 مختلف کے دلوں میں متمکن اور جانشین ہوئی ہیں
 اور وہ عقائد اسلام کو صاف اور سنجیدہ صورت
 میں ناظرین کے پیش نظر کرنے میں کامیاب اور
 باعزت ہوا ہے۔

ڈبلیو۔ ایچہ کیولیم

جولائی ۱۸۸۹

۱۹۱۷ بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب ہم خیال کرتے ہیں کہ اسلام کم انگریزی سلطنت کے ساتھ ایک قریب تعلق ہے اور کئی کروڑ مسلمان اسی سلطنت کے سایہ عاطفت میں بسر اوقات کرتے ہیں اس وقت یہ بات حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے۔ مذہب اسلام اور اس کے تاریخ اور اس کے پیروان کے حال سے لوگ عام طور پر اس قدر کم واقف ہیں اور اس لئے ہر ایک مدعی باطل اس مذہب کے معتقدین کے برخلاف ایک جوش پیدا کر کے عوام الناس کو اندھکی جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے اکثر اوقات آسانی کے ساتھ غلطی اور دھوکے میں ڈال دیتا ہے۔ بہر حال اگر بنی نوع انسان کا ایک دوسری کے ساتھ باصلاح و آشتی رہنا اور ایک دوسری کے ساتھ برائی کی عوض بہلائی کرنا فرض ہو دی تو ہم ہم اس اور اسی قسم کے مسائل کی نسبت جس قدر علم حاصل کریں کم ہے۔

ڈیوڈ ارکوہارٹ نے اپنی دلچسپ کتاب ”دی اسپرٹ آف دی ایٹ“، (روح مشرق) کی پہلی جلد کے دیباچہ میں جو ^{۳۹} تین چھپی مذہب اسلام کی بہترین اور مختصر ترین تعریف لکھی ہے اور وہ یہ ہے۔ اسلام بطور ایک دین کے کوئی نئے عقاید نہیں سکھلاتا اور نہ کوئی نئی وحی قائم کرتا ہے۔ اس میں پادریوں کا کوئی زمرہ خاص نہیں اور نہ ان کی حکومت ہے۔ اس نے لوگوں کو ایک دستور العمل بخشا ہے اور انتظام سلطنت کا قاعدہ مرتب کر دیا ہے اور یہ دونوں مذہب نبی کے گھمے میں ارکوہارٹ کے قول کی صحت کو بہت سے لوگوں نے تسلیم کیا ہے بالگریو۔ وہیمبری۔ رالفنس۔ لیوڈنر ولسٹن اسٹائی اف الڈرلی۔ ڈی چونسکی اور دوسروں نے اس کی وقوف اور شناخت میں حصہ لیا ہے اور اس کے اقوال کا استدلال کیا ہے۔ جس کسی سیاح کو مسلمان اقوام کے ساتھ راہ راجہ پیدا کرنے کا اتفاق ہوا ہے اس نے ان کی نسبت ضرور کوئی عمدہ بات کہی ہے یا جو اسکے گریٹ برٹین میں اسے مہمور پر کوئی اثر پیدا نہیں

ہوا ہے۔ حق بات عام طور پر دریافت نہیں لگائی ہے
 کیونکہ انگریزی زبان بولنے والے لوگوں کے گروہ
 کثیر نے دین مسیح کے ایک یا دوسری فرقہ میں پرورش
 پانے کی جہت سے اس بارہ میں گویا تعصب کا ارش
 پایا ہے اور اسکو اپنے مذہب کا ایک لازمی حصہ قرار
 دے رکھا ہے۔ چنانچہ جب کئین آئیک ٹیلر کی مانند
 انگلیکن چرچ کے ایک معزز رکن نے ایکٹ بھی
 جلسہ میں اپنا اعتقاد صادق کے اظہار پر تہمت
 کی تو وہ نشانہ تیر ملاحت تعصب امیز بنائے گئے۔
 مقام الورٹھٹن کے مذہبی جلسہ میں جو تباریخ
 ۱۷ اکتوبر ۱۸۷۸ء منعقد ہوا تھا اور جسکی کیفیت
 دوسری دن کے اخبار نامہ ٹائمز میں شہسوی
 کئین ٹیلر نے اپنی جواہرین بیان کیں وہ غور و تحقیق
 کے ساتھ پڑھی جائیکے قابل ہیں اس مختصر سالامین
 پوری تقریر کی گنجائش نہیں ہے لہذا ہم اس کے
 ایک حصہ کو سطور ذیل میں نقل کرتے ہیں۔
 رپورٹڈ کئین آئیک ٹیلر نے کہا کہ دنیا کے ایک

وسیع حصہ پر اسلام بحیثیت ایک ہمنسری مذہب کے
 (یعنی وہ مذہب جسکی اشاعت بذریعہ وعظ اور نصاب
 کے ہوتی ہے) دین مسیح سے زیادہ کامیاب ہے۔
 (الہارحیت) نہ صرف ایسے لوگوں کی تعداد جنہوں نے
 بت پرستی ترک کر کے اسلام قبول کیا ہے عیسائی
 نو صدیوں کی تعداد سے زیادہ ہے بلکہ چند ملکوں میں
 دین عیسائی اسلام کے آگے پسپا ہوتا جاتا ہے اور
 اور ساتھ اسکے یہ بھی ایک مشہور بات ہے کہ اسلام
 قوموں میں تبدیل مذہب کی کوشش راہگان ہوتے
 ہے نہ صرف ہم آگے نہیں بڑھتے بلکہ اپنے
 مقام پر جک رہنا مشکل ہوتا ہے۔ دین اسلام
 مراکو سے جاواتک اور زنگبار سے چین تک پھیلا
 ہوا ہے اور ملک افریقہ میں تیرگامی کے ساتھ بڑھتا
 جاتا ہے۔ وہ کانگو اور زمبیزی کے ساحل پر اپنا
 قدم جما چکا ہے اور اوگانڈا جو جسنی ریاستوں میں
 سب سے زیادہ پر زور اور توانا ہی ابھی مشرق باسلام
 ہوا ہے۔ ہندوستان میں مغربی تہذیب جو ہندو

دہرم کی بیخ کنی کر رہے ہیں اسلام کی راہ سے
 رکاوٹوں کو پاک اور صاف کرتی ہے پچیس کروڑ
 پچاس لاکھ باشندگان ہندوین سے پانچ کروڑ
 مسلمان ہیں اور افریقہ کی کل آبادی میں نصف سے
 زیادہ۔ بچھے اسلام کی اشاعت کی کیفیت بیان
 کرنا منظور نہیں بلکہ میں دکھایا چاہتا ہوں کہ اوسکے
 نوعریدن پر اُسکی گرفت کس قدر قوی اور پائیدار
 دین مسیح میں یہ بات نہیں ہے۔ افریقہ کی کوئی
 قوم مشرف باسلام ہو نیکی بعد نہ پرست پرستی
 کی طرف رجوع کرتے اور نہ دین مسیح کی طرف رخ
 کرتی۔ اسلام نے دین مسیح سے بڑھکر تہذیب کا
 کام کیا ہے۔ جب کوئی حبشی قوم اسلام قبول کرتا
 ہے تب اوس سے بت پرستی۔ ارواح خبیثہ کی
 پرستش مروج خاری۔ انسانی قربانی۔ بچ کشی
 اور جادو بالکل مفقود اور معدوم ہو جاتے ہیں
 اور وہ قوم سترپوش سے شروع کرتی ہی غلاطت
 صفائی سے تبدیل ہوتی ہے اوسکو اپنی ذاتی

منزلت اور عزت کا خیال پیدا ہوتا ہے بہمان نوازی
 ایک مذہبی فرض ہوتا ہے۔ مینوشی احاطہ منزل میں
 میں آتی ہے۔ قمار بازی کی ممالعت ہوتی ہے۔ بے
 حجابی کے ساتھ ناچنا اور گانا اور مرد اور عورت
 کا بلا لحاظ و رعایت اختلاط کرنا موقوف ہو جاتا ہے۔
 عورت کی عصمت ایک صفت نیک قرار پاتی ہے محنت
 کا حاصل کی جگہ لیتی ہے۔ ہر امر و فعل میں زیادتی
 قانونی۔ پابندی سے بدل جاتی ہے۔ انتظام اور
 اعتدال غالب آتے ہیں۔ خونی تنازعات اور جانوروں
 اور غلاموں پر ظلم داخل ممنوعات ہوتے ہیں۔ انسانی
 ہمدردی۔ خیر اندیشی و شفقت اور اخوت و برابری کا
 خیال پیدا ہوتا ہے۔ کثرت ازدواج اور غلامی کی رسم
 اصلاح پذیر ہوتی ہے۔ اور انکی برائیاں روکی جاتی ہیں
 مگر سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اسلام کو فخر اسکا ہے
 کہ دنیا کے تمام ادیان و مذاہب پر وہاں شیائے
 ممنوعات سے اجتناب کا مل سکیلائے اور
 اپنے معتقدین کو ادس پر عامل اور

پانچ رکھنے میں فوقیت رکھتا ہے حالانکہ یورپ
 کی تجارت میں نوشی اور معصیت اور اولاد آدم کی
 تنزل کو بڑھاتی جاتے ہیں۔ اسلام جس قسم کی تہذیب
 پہلاتا ہے اسکو ہرگز کم درجہ کی نہیں کہہ سکتے
 کیونکہ اس میں نوش و خور کا علم پوشش کی
 پاکیزگی جسم کی صفائی اور طہارت اور اپنی ذاتی
 عزت کا خیال در لحاظ شمول رہتا ہے۔ اسلام کے
 مہذب کن تاثیرات حیرت انگیز ہیں جو زر کشید اور
 جتنی بیش بہا جانیں افریقہ پر تصدق کی گئی ہیں
 ان کے عوض میں ہم کیا دکھلا سکتے ہیں اگر عیسائی
 نو مزیدون کا شمار ہزار کے حساب سے ہو سکتا ہے
 تو مسلم نو مزیدون کا لاکھ کے حساب سے ان ہی امور
 واقعی کو ہماری تین لکھنا شرط ہے وہ البتہ نہایت
 ناپسندیدہ ہیں مگر ان سے چشم پوشی کرنا حماقت
 ہے ہماری تین اول اس بات کو مسلم تصور کر لیا
 جا رہی کہ اسلام دین مسیح کا مخالف نہیں ہے بلکہ
 اس کا نصف حصہ ہے اسلام دین حضرت ابراہیم

حضرت موسیٰ کی ایک نقلی تصویر ایک ہی مصور کے
 ہاتھ کی بنی ہوئی ہے جس میں دین مسیح کے اجزاء
 شامل کئے گئے ہیں حضرت موسیٰ کو دین بالکل خالص
 تھا اسلام محیط عالم ہے۔ حضرت موسیٰ کے دین
 کی مانند ایک قوم تک محدود نہیں بلکہ ساری جہان
 پہلا ہوا ہے۔ مسلمان چار بڑے پیشواؤں کے
 قائل ہیں۔ ابراہیم خلیل اللہ۔ موسیٰ کلیم اللہ۔ عیسیٰ
 روح اللہ۔ محمد رسول اللہ (۱)۔

محمد صلعم کی تعلیم میں کوئی بات ایسی نہیں جو دین مسیح
 کی مخالف ہو وہی اسلام۔ دین موسیٰ اور عیسیٰ کے
 درمیان حد اوسط رکھتا ہے۔ یہ اصلاح کردہ
 دین موسیٰ بڑی سرعت کے ساتھ ایشیا اور افریقہ
 پر پھیل گیا کیونکہ افریقہ اور سیریا کے علماء اور فقہاء
 دین مسیح کی جگہ پر عقاید فلسفی قائم کئے تھے۔ وہ

(۱) بیان کینن ٹیلر صاحب نے کہ قیصر غلطی کی ہے۔
 مسلمانوں کے مذہب میں چھ بڑی پیشوا ہیں۔ مندرجہ
 بالا کے علاوہ۔ آدم صغی اللہ۔ نوح نبی اللہ ہیں۔

لہو و لعب و فسق و فجور کو مردوں کی تجریدی
 اور عورتوں کی درشنیگی کے ذریعہ سے روکنے
 کی کوشش کرتے۔ دنیا سے کنارہ کشی پارسائی
 اور تفاوت کی راہ ٹھان لی گئی تھی اور غلاظت و نجاست
 و ریشی و تقدس کی علامت سمجھی گئی تھی۔ لوگ
 دراصل مشرک تھے اور کثیر العدد و شہداد اولیاء
 و ملائکہ کی پرستش کرتے اسلام نے ان تمام آلوگی
 و نجاست اور اوهام باطل کو دور ہینیک دیا۔ وہ بے
 مغز اور فضول مباحثات معرفت کے برخلاف ایک
 بنیاد تھی۔ وہ تجریدی کو تاج تقویٰ کی رفعت بخشنے
 کی نسبت ایک مردانہ مخالفت تھی۔ اُس نے مذہب
 کے اصل اصول یعنی خدا کی وحدانیت اور عظمت کو
 روز میر و دشمن بن کمال لایا۔ اُس نے درویشی کی جگہ پر
 مردانگی قائم کی۔ اُس نے غلام کو امید اور نبی نفع
 انسان کو اخوت بخشی اور سرشت انسانی کی حقیقتوں کی
 شناخت دی۔ اسلام جو میکیان سکھلاتا ہو وہ ایسی
 بین جنکو ادنیٰ درجہ کی اقوام بہ اسانی سمجھ سکیں۔ اعتدال

صفائی و پاکیزگی۔ عصمت و پاک دامن۔ انصاف۔

جبرأت۔ بہت۔ شفقت و الطاف۔ مہمان نوازی۔ جدا

دراستی اور توکل۔ وہ اقوام تعلیم پذیر ہو سکتے ہیں اختیار

کرنے پر چار بڑی نیکیوں کے اور ترک کرنے پر سات میٹک

گناہ ہوں گے عیسائیوں میں اولاد آدم کی اخوت خیالی

طور پر نہایت اعلیٰ ہے مگر اسلام عملی برادری سکھلاتا ہے

یعنی کار و بار معاشرت میں تمام مسلمانوں کی ہم درجگی و

برابری (۱) اسلام کی یہ بڑی رشوت ہے۔ ایک نو مرید

فوراً کسی ایک فرقہ خاص میں داخل ہو جاتا ہے۔ وہ ایک

برادری کثیر جسکے اراکین کی تعداد ۵۰۰۰۰۰۰ ہے ایک رکن

بن جاتا ہے۔ ایک عیسائی نو مرید کو برابر بنی نصیب

نہیں ہوتی مگر اسلام کی اخوت ایک امر واقعی

ہے نوشت و خواند میں ”میرے نہایت عزیز بھائی“

کا بہت زیادہ ہے مگر روزانہ کار و بار۔

(۱) یقیناً: سچے ایمان دار بھائی ہیں۔ پس محبت کرو تم اپنے بھائی

کی اور خوف کرو خدا کا تاکہ تم سے نکلوا سکے رحمت

میں بہت کم۔ سچ ہی کہ قرآن ایک مادی بہت
 بخشتا ہے مگر دنیا میں جو معاشری حقوق حاصل
 ہوتے ہیں وہ زیادہ استوار اور نتائج میں اپنے دور
 رس ہیں۔ دو بڑی مشکلیں جو افریقہ کے تبدیل نہیں
 میں روک ڈالتی ہیں کثرت ازدواج اور خانگی غلامی
 ہیں۔ محمد صلعم نے حضرت موسیٰ کی مانند اُن
 دونوں کو یکساں موقوف نہیں کیا۔ وہ ناممکن ہوتا مگر انہوں
 نے انکی برائیوں کو گھٹانے کی کوشش کی
 غلامی عقائد اسلام کا کومی حصہ نہیں ہے محمد صلعم
 نے حضرت موسیٰ اور سنٹ پال کی مانند اوسکو ایک
 ضروری بدی کی صورت پر جائز رکھا مسلمانوں کی
 ماتحہ وہ ایک ملائم ائین و رسم ہے۔ البتہ یونانیٹ
 اسٹیش کے حبشیوں کی غلامی سے زیادہ تر ملائم
 کثرت ازدواج ایک زیادہ دشوار مسئلہ ہی کہ حضرت
 موسیٰ علیہ السلام نے اوسکو موقوف نہیں کیا حضرت
 داؤد علیہ السلام کو اُسکا عمل تھا اور انجیل میں
 اُسکی قطعی ممانعت پائی نہیں جاتے ہے محمد صلعم

نے کثرت ازدواج کی بجائے اندازہ زیادتی کو روکا
 تہذیب یافتہ اسلامی ملکوں میں جیسے کہ ترکی، البوسنیا
 اور مصر میں یہ دستور عام نہیں بلکہ مستثنیٰ ہے (۱)۔
 کثرت ازدواج کی جیسی برائیاں ہیں ویسی ہی اُنکے
 فوائد اور منافع ہیں اور سننے اور اذنا ث کی ہلاکت
 بند کر دی ہے اور ہر ایک عورت کو ایک قانونی محافظ
 بخشا ہے۔ کثرت ازدواج کی جہت سے اسلامی
 ممالک مال زادیوں اور کسبوں سے پاک اور
 مبرا ہیں۔ اسلامی ممالک کی مضبوط کثرت ازدواج
 اس بے محابا کثرت شوہریت سے جسکو عیسائی
 شہروں کی لعنت کہنا چاہی اور جسکا اسلام میں
 نام و نشان بھی نہیں ہے عورتوں کے حق میں کم دولت
 بخشش اور مردوں کیلئے کم مضرت رسان ہے جن
 انگریزوں میں ایک سے زائد شوہر کرنے کا دستور

(۱) کثرت ازدواج کا کوئی قصہ کریٹ میں جہان چالیس سال
 اسلامی آبادی ہے۔ کبھی نہیں ہوا۔ ماخوذ از رکوٹ "امپش
 آف دی ایٹ" جلد دوم صفحہ ۲۸۸

اذکوا ایسے مسلمانوں پر بہتر بیکیا نہیں چاہئے
 جو ایک سے زائد عورت کو اپنی زوجیت میں
 قبول کرتے ہیں۔ ہمارے لئے مناسب ہے کہ
 پہلے اپنی آنکھوں سے شہتیر نکال ڈالیں اور
 بعد ازاں اپنے بھائی کی آنکھوں سے تنکا نکالنے
 کوشش کریں۔ اسلامی ملکوں کی چار برائیاں
 کثرت ازدواج - غلامی - رسم مدخولیات و زیادتی
 - امر طلاق اسلام کے لئے مذمت خاص نہیں
 ہیں۔ ہماری باد میں - اگر وقت موجودہ میں نہ ہو
 یہ تمام برائیاں یونائیٹڈ اسٹیٹس میں جو براے
 نام ایک عیسائی ملک ہے اور جہاں انگریزوں
 کی ایک قوم بستی ہے زیادتی کے ساتھ موجود ہیں
 ہم کو یاد رکھنا چاہئے کہ اکثر امور میں اسلامی اخلاق ہمارے
 اخلاق سے بہتر ہیں۔ خدا کی مرضی پر توکل کرنے میں
 اعتدال میں - خیرات میں - صداقت و راستی میں اور
 مومنوں کی اخوت میں اسلام ہمارے لئے ایک نظیر اور
 مثال ہے جسکی ہم اگر متابعت اور پیروی کریں تو اس میں

سماری بہتری ہے۔ اسلام معی نوشی۔ قمار بازی اور
 قحبائی کو جو مینون عیسائی ممالک کی پشکا رہیں موقوف
 کر دیا ہے۔ تمام ادیان و مذاہب کی بہ نسبت اسلام
 دین سچ کے بہت قریب پہنچتا ہے اور اس لئے اس
 مشرقی اور جنوبی اقوام پر گرفت حاصل کی ہے۔ وہ
 کیشک اور ابیسنی گرجون کی رکیک تعصبات
 سے علی ہے۔

کٹن ٹیلر کی راپون کے مشہور ہوتی ہے اخبار
 ٹائمز ٹامیس میں ایک پر جوش خط و کتابت شروع
 ہوئی۔ بہت ایسے خطوط اس رسالہ میں درج کئے
 جانے کے قابل ہیں مگر عدم گنجائش کی جہت سے ہم
 ایک سے زائد کے مستفید نہیں ہو سکے اور وہ رقم
 زدہ مسٹر جوزف ٹامسن کا ہے جو افریقہ کی ایک مشہور
 سیاح ہیں اور جنہوں نے ۱۰ نومبر کو ایڈنبرا سے
 حسب ذیل لکھے پیجا (۱) :-

(۱) خط ٹامیس مطبوعہ ۱۲ نومبر شائع میں شائع

ہوا تھا۔

تجربہ سے مین جانتا ہوں کہ حد متعصب کے باہر اور اسکے
 قریب و جوار سے دور کسی زندہ دین مین نیکی کی شناخت
 دلانا یا کار پر دازان دین کے طریقہ اشاعت مذہب پر نکتہ چین
 کرنا کس قدر خوفناک ہے نکتہ چین کی نیت کی نسبت غلط فہمی
 کا پیدا ہونا اور اس پر مذمت کا بوجہ پارہونا ضرور ہے اور
 یہ ہے ہی ضرور ہے کہ نکتہ چین کے بیانات صحیح نظر انداز
 کئے جا دیں اسکو بہت جلد معلوم ہو جاتا ہے کہ گرجا اور
 اسکے مشنری کار پر دازون کو روشنی پسند نہیں ہے
 یا صرف اس قسم کی روشنی جو خود ساختہ سوراخون یا خاص
 طور پر مہیا کئے ہوئے رنگین عینکون سے گذرتی ہے
 جیسا کہ مجیکو مشرقی و مغربی وسط افریقہ مین جہاں عین دین سچ (۲)

(۱) مسلم لوگ اپنے مذہب کو ”محمدی“ نہیں کہتے۔ اور نہ وہ
 اپنے پیغمبر کی کسی طرح کی پرستش کرتے ہیں جیسا کہ کچھ لوگوں
 نے خیال کیا ہے۔ یہ نام خالص غیر قومون کا اختراع
 کیا ہوا لفظ ہے اور مسلمانوں نے اس پر اعتراض ہی کیا ہے
 اوسے طرح جس طرح کہ پولوس سے اس کہنے پر کہ مین ہوں
 پال۔ سیفس یا پالس +

اور اسلام کو حبشی کے ساتھ اتصال میں پایا دیکھ
 بہال سے مختلف قسم کا تجربہ حاصل ہوا ہے لہذا میں
 اپنی باتوں کی شناختی کا حق رکھتا ہوں آپ کے چند نامہ نگاروں
 نے بیان کیا ہے کہ مشرقی افریقہ اور دریائے نیل
 کے ساحل پر تسم اسلام کو اپنے اصلی رنگ میں
 دیکھو گے یعنی اسکو بردہ فروشی اور ظلم و تنزل کی
 تمام صورتوں کے ساتھ ملے جلے پاؤ گے۔ اس
 بڑھکر جھوٹ تصور میں نہیں آسکتا۔ میں بلاتا مل
 کہتا ہوں اور مجھے آپ کے نامہ نگاروں سے مشرقی اور
 وسط افریقہ کا زیادہ تجربہ حاصل ہے کہ اگر ان ملکوں
 میں بردہ فروشی تیزی اور ترقی پر ہے تو اسکا سبب
 یہ ہے کہ اسلام کی روشنی وہاں تک نہیں پہنچی ہے
 اور مستحکم ترین یقین یہ ہے کہ اسلام کی اشاعت
 بردہ فروشی کیلئے پیغام اجل ہوتا ہے۔

حبشی قوم کو اسلام اس نیت سے سکھایا نہیں
 جاتا ہے کہ مسقط کے عرب اسکی تجارت گاہوں
 کو اپنے تصرف میں رکھیں۔ اگر اسکے برخلاف

کیا جاوی تو باشندگان ملک بھی مسلمان شمار
 کئے جائینگے۔ اسی طرح پرہیت سے عیسائی
 تاجر نہایت سختی کے ساتھ اس امر کے مزاحم
 ہونگے کہ اونکے اپنے دین کے واعظ اکل تجارتی
 مقاموں میں داخل ہونے پائیں تاوقتیکہ یہ بات
 معلوم نہو کہ دین مسیح پر اعتقاد لانا اور جن
 شراب کا بمقدار کثیر نہ پینا ایک دوسری سے موا
 رکھتا ہی۔ بہر حال وقتاً فوقتاً جب ثبوت پہنچانے
 میں دقت اور دشواری ہوتی ہے تو اسوقت کسی
 ایک قوم کو اسکے مذہب کے ساتھ مخلوط اور درہم برہم
 کرنا راز سے خالی نہیں ہوتا ہے۔

نہایت فخر کے ساتھ اس امر کا اشارہ کیا گیا ہے
 کہ محمد صلعم کا دین افریقیہ کے کسی حصہ میں نہیں پہلتا ہے
 یہ صحیح ہے۔ میں نے اسکی ایک بڑی علت بیان
 کی ہی۔ ایک اور بھی اسی قسم کی علت ہے۔ دین
 مسیح کی مانند اسلام کی بشارت باشندگان ملک
 کو ایک غیر قوم کے ذریعہ سے پہنچائی جاتی ہے

جو ان سے اعلیٰ ہے اور انکو (داشرزی) مردان
 صحر اکہتی ہے۔ مسقط کے غرب اور حبشی کے دریا
 تفاوت بعید ہے جسکو وہ کھٹانے کی کوشش
 نہیں کرتا ہے۔ اس جدائی اور تفاوت کی وجہ سے
 حبشی اس قوم کے مذہب یا اسکے عادات کو اخذ
 کرنے پر راغب نہیں ہوتا ہے۔ جب میں بلاتال
 یہ کہتا ہوں کہ مشرقی اور وسط افریقہ میں بردہ فرشی
 کی ترقی اس لئے ہے کہ اسلام وہاں نہیں گئے تو ساتھ ہی
 اسکے میں نہایت استوار عقیدہ کے ساتھ یہی
 بیان کر سکتا ہوں کہ اس مذمت کردہ اور ملامت شنیہ
 مذہب نے ایک بہت بڑا کام کیا ہے۔ اسے شراب
 کی تجارت کو موقوف کر دیا ہے۔ زنگبار میں سلطان
 اس تجارت کو روکنے سے قاصر رہے کیونکہ تجارت
 میں روک ڈالنا عیسائی اقوام کے ناپسند خاطر تھا
 خوشی کی بات یہی کہ سطح ملک میں انکو سابق سے
 زیادہ آزادی ملی ہے کہ اپنے احکام دین کی تعمیل
 پر تاکید کریں اور اس صورت سے انہوں نے

حبشیوں کو جو آسانی سے قریب میں آ جاسکتے ہیں
 تاریکی ضلالت میں راہ گم کرنے سے بہت تہام کھڑا
 ہے اب چونکہ جرمنی کی ”مقدمۃ الجیش تہذیب“
 اس ملک پر نزول کی بے پس دیکھنا چاہئے کہ یہ بات
 کتنک رھتی اب میں مغربی حصہ افریقہ اور وسط
 سودان کی طرف متوجہ ہوتا ہوں یہاں تمام چیزیں
 جداگانہ صورت میں پائی جاتی ہیں۔ بھان اسلام
 ایک زندہ قوت ہے اور اسکے اگلے دنوں کی گرمی
 اور تیزی اس میں پائی جاتی ہے اور اسکی ترقی بھی
 وہی اگلے دنوں کی سی حیرت انگیز کامیابی کے ساتھ
 ہوتی ہے یہاں میں نے دیکھا کہ اسلام کا وعظ
 جس طرح پر سائرالیوں سڑکوں میں ہوتا ہے
 ویسے ہی وادی نایمجر کی مردم خوار قوموں کو بھی اسکی
 اسکی بشارت سنائی جاتے ہی جس سادہ لوحی
 کے ساتھ حامیان دین مسیح اس امر کی کوشش
 کرتے ہیں کہ بردہ فروشی کی برائیاں اسلام کی گردن
 پر رکھیں اتنا ہی جدوجہد وہ اسپر بھی کرتے ہیں

کہ مغربی اور وسط افریقہ میں اسلام کی ترقی کی
 نسبت حقیقت حال کو گھٹا کر بیان کریں چونکہ یہ
 لوگ کسی چیز کو جو سوائے پادریوں کے ذریعے
 کے انکو پہنچتی ہے اچھا کہنا پسند نہیں کرتے لہذا
 ترقی اسلام افریقیوں کے حق میں ایک مصیبت
 عظیم بیان کیجاتی ہے یہ لوگ کہتے ہیں (جیسا کہ انکو
 لڑکپن سے سکھایا جاتا ہے) کہ اسلام سوائے
 آگ اور تلوار کے ذریعے کے اور کسی طرح اسٹا
 نہیں پاسکتا۔ ان لوگوں کو اس طرح کی تصویریں
 کیپینا بہت اچھا معلوم ہوتا ہے کہ ایک غریب
 خوف زدہ حبشی گھٹون کے پہل بڑاے۔ اس کے
 پیچھے اس کے جھوٹری جل رہے ہی۔ اس کی بی بی
 اور اولاد ونکی گردن رسی میں بند ہی ہوئی ہے اور
 خو خوار آدمی انکو گسیٹ رہے ہیں اور ایک دیوٹ
 عرب مسلمان اس کے سر پر شمشیر بڑھنے لئے ہوئے
 کہہ رہا ہے کہ ”موت یا قرآن“ اشاعت اسلام کی
 نسبت انکا یہ خیال ہے جو بشتہا بشت سے چلا آتا

خوش قسمتی سے میں نے خود بہت کچھ دیکھا ہے
 اور جتنا دیکھا ہے اس بیان کے خلاف ہے۔ سب سے
 بڑا کرا اسلام کی ترقی وسط اور مغربی سودان میں
 صالح جو طریقوں سے ہوئی ہے گذشتہ زمانہ میں
 یہ اشاعت بیقاعدہ فلاحین گلہ بانوں کی وجہ سے
 اور صدی حال میں "حوس" یا "نوپ" تاجروں کے
 ذریعے سے ہوئی ہے۔ قریب قریب با پین صدی
 سے یہ مویشی کے چرانہ والے اپنے مذہب کی
 اشاعت میں لیک چاک سے بحر ظلمات تک مشغول
 رہے جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ یہ پورا ملک اخیر صدی تک
 چھوٹے چھوٹے مسلمان ریاستوں سے معمور ہوا
 ان ریاستوں کو صرف ایک ایسے پیشوا کی ضرورت
 تھی جس کے سایہ حمایت میں وہ بت پرستی کو چھوڑ کر
 وحدانیت خدا کا اقرار کرنے لگیں۔ اس صدی
 کی ابتدا میں وہ پیشوا جس کا نام فریو تھا پہنچ گیا
 اور حیرت انگیز قلیل مدت میں اسلام ایک بڑی
 حصہ ملک کا شاہی مذہب ہو گیا اور ان وحشی

اقوام کے دل میں ایک نیا جوش پیدا کر دیا جبکہ ان
 بہت تعجب خیز ہوا ہے۔ ان اخیر برسوں میں اشیاء
 اسلام جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے حوسہ یا
 غریبی تاجر کے ذریعہ سے زیادہ ہوا ہے حبشی
 تاجر اپنے پیشہ تجارت کی پاکی کی وجہ سے اپنے گھر
 سے سیکڑوں کو س دور ہر فرقہ میں جاتا ہے
 ہر بت پرست کے ساتھ غریزوں کا سامیل جول
 رکھتا ہے۔ ایک ہی گھر میں سوتا اور ایک ہی دھڑ
 خان پر کھانا کھاتا ہے۔ ہر جگہ اوسکا ساتھی اوسکا مذہب
 ہوتا ہے جسکی شمائل زیبا مشکل اور اندکے مسائل
 کیوجہ سے دہندلی نہیں ہونے پاتے۔ اوسکے
 پاس اتنا ہی صاف صاف عقیدہ ہوتا ہے جتنا
 کے اوسکا بت پرست میربان سمجھے اور اخذ کرے
 یہ تاجر ایک مہینا یا چھ مہینے یا ایک سال تک رہتا ہے
 اس عرصہ قیام میں یہ لوگ اوسکی خوش لباسی
 کی تعریف اور تقلید کرنے لگتے ہیں اسی تاجر کے
 عادات میں وہ کوئی ایسی بات نہیں دیکھتے جسکی

امید وہ اپنے واسطے نہ کر سکیں اور اسکے مذہب میں
 کوئی بات ان لوگوں کی سمجھ سے باہر نہیں ہونے
 پس اس طرح پرتہذیب اور اسلام کا تخم معتدوشی
 ملکونین چڑکا یا گیا ہے تاکہ اب ان کے ملکونین
 ہزاروں قسم کی محنت کی آوازیں گوش زد ہوتی ہیں اور
 صبح ظہر اور شام کو اسلام کی پکار بلند ہوتی ہے اور
 وہ زانو جو پہلے پتھروں اور بتوں کے سامنے جھکتے تھے
 اب خدا واحد کے سامنے جھکتے ہیں۔ اور جوں پہلے
 اپنے کسی بہائی کے خون کو ذائقہ سے چاٹتے تھے اب
 خدای پاک کی عظمت اور رحیمی کے اقرار میں ہلتے ہیں
 اس میں کونسی تعجب کی بات ہے اگر اسلام کی
 اشاعت ہمیشہ ایسے صلح آمیز طریقوں سے نہیں ہوا
 کیا ہم لوگوں نے اٹھاری صدیوں میں یہ بات نہیں
 سیکھی ہے کہ دوسری شخص کو بزورِ زہر اپنا مذہب
 قبول کرانے کا ہر کو کسی طرح کا حق نہیں ہے پس
 کچھ عجب نہیں اگر حبشی قوم کے پر جوش اغاعت
 کشندگان دین اپنے سرکش اور شقی برادران کو

اسلام قبول کرنے پر وقتاً فوقتاً مجبور کرتے ہیں۔
 اپنے ملکی برادر دن کی اسپیشون اور تصنیفون
 سے نقل کر نیکے بعد ہم اس بات کی کوشش کرتے ہیں
 کہ سلامت روی اور صلاحیت سے عقیدہ اسلام
 کو دیکھیں کہ وہ معقول ہے اور عام فہم جانچ پر
 قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔

اصل قانون اسلام یہ ہے کہ ابتدائی تخلیق عالم
 سے قیامت تک صرف ایک عقیدہ سچا رہا ہے اور
 رہیگا۔ اس مذہب کی بنیاد یہ امر حق ہے کہ خدائی
 ذات واحد برحق ہے۔ **وَلَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ**۔

ترجمہ۔ وہ ہے اللہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ
 جاننے والا پوشیدہ کا۔ اور ظاہر کا وہ ہی بخشش
 کرنیوالا مہربان۔ وہ ہے اللہ جو نہیں کوئی معبود مگر وہ
 بادشاہ بہت پاک سلامت سب عیب سے امن دینے والا
 نگہبان غالب زبردست تکبر والا۔ پاکی ہے اللہ کو
 اس چیز سے جو شریک لائے ہیں۔ وہ ہی اللہ پیل
 کرنیوالا درست کرنیوالا صورتیں بنانیوالا واسطے

اوسکے مین نام اچھے پاکی بیان کرتے ہیں واسطے
اوسکے جو کچھ پیچ آسمانوں کے اور زمین کے ہی اور وہی
غالب حکمت والا (سورۃ ۵۹ حشر)

یہ عقیدہ بالکل اقرآن شریف میں آیا ہے اور آیت یہ اسکی
تصدیق میں پیش کیجا سکتی ہے لیکن بیان چند آیات کافی ہونگے
ترجمہ تحقیق پروردگار تمہارا اللہ ہی جسے پیدا
کیا آسمان کو اور زمین پیچ چھ دن کے پہر قرار پکڑا
اور پر عرش کے ڈٹا تک دیتا ہے رات کو دن ٹھونڈھتا
ہے اوسکو شتاب اور پیدا کیا سورج کو اور چاند کو اور
تاری سفر کئے ہوئے ساتھ حکم اوسکے کے - خبردار
ہو واسطے اوسکے ہی پیدا کرنا اور حکم کرنا بہت برکت
والا ہے اللہ پروردگار عالموں کا - پکارو پروردگار اپنے
کو عاجزی سے اور جہاں پر تحقیق وہ نہیں دوست رکھتا
حد سے نکل جانیا لوں کو - اور مت فساد کرو پیچ زمین
کے پیچے دینی اوسکی کے اور پکارو اوسکو ڈرے اور
طمع سے - تحقیق رحمت اللہ کی نزدیک ہے نیکی کرنے
لوں سے - اور وہ ہی جو کہ پہچنتا ہے باؤن کو خوش

خبری دینے والی آگے رحمت اسکے یہاں تک کہ جب
 اٹھاتے ہیں یا دل بہاری کو خانک لیجاتی ہیں ہم
 اسکو طرف شہر مردہ کے پس اترتے ہیں ہم ساتھ
 اسکے پانی پس نکالتے ہیں ہم اوس سے ہر طرح
 کے میوے (سورۃ ۷۷ اعراف)
 خدا کی صفتوں کا بیان نہایت عمدگی سے سورۃ
 بقرہ اور سورۃ نین میں آیا ہے جو ذیل میں
 لکھا جاتا ہے +

ترجمہ - نہین ہے کوئی معبود سوا می اللہ کے
 وہ زندہ ہے ہمیشہ قائم رہنے والا - نہین بکثرتی ہی
 اوسکو اونگھ اوزنمید واسطے اوسکے ہی جو کچھ
 سچ آسمانوں کے اور بیچ زمین کے ہی - کون ہی
 وہ جو شفا بخش کرے نزدیک اوسکے مگر ساتھ حکم اسکے
 کے جانتا ہے جو کچھ آگے اونکے ہے اور جو کچھ پیچھے
 اونکے ہے اونہیں گہیرتے ساتھ کسی چیز کے علم
 اوسکے سے مگر ساتھ اوس چیز کے کہ چاہئے
 سمالیا ہے کرسی اوسکی آسمان کو کافذ زمین کو

اور نہیں تہکا تی اور سبکو نگہبانی - اون دونوں کی
اور وہ بڑا بلند مرتبہ ہے سورۃ ۲ (بقرا) *

ترجمہ - بہت برکت والا ہی وہ شخص کہ بیچ مانتھ
اوسکے کے ہی بادشاہی اور وہ اوپر ہر چیز کے
قادر ہی جنے پیدا کیا موت کو اور زندگی کو تاکہ آزادی
تکو کو نسا تم سے بہتر ہی عمل میں اور وہ غالبی
والا جنے پیدا کیا سات آسمانوں کو اوپر تلے نہ دیکھا
تو بیچ پیدا یں رخن کے کچھ چونک پہر لیجا نظر
کو کیا دیکھتا ہے تو کچھ شکاف پہر پھیر لیجا نظر کو
دوبارہ پہر آدگی طرف تیری نظر ذلیل اور وہ تہکی
ہوئی ہے * (سورۃ ۷۷ ملک)

اللہ تعالیٰ کے قائم - خیر - قوی اور دانا ہونیکا
اعتقاد منطقی طور پر اس امر کو ثابت کرتا ہے کہ مذہب
الہی ہر زمانے میں یکساں رہا ہے اوسی مذہب
کو اسلام کا نام دیا گیا ہے - جس لفظ کے معنی
الحاقت یا تمام ترا حکام اللہ تعالیٰ کو قبول کر لے ہے *
مسلمانوں کا یقین یہ ہے کہ یہ سچا مذہب

پہلے پہل اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام پر نازل کیا
 تھا۔ لیکن جون جون زمانہ اور اولاد آدم کی نسلیں
 گذرتی گئیں اصلی مذہب اونکے بزرگوں کا لگتا گیا
 اور اوسمیں احمقانہ روایتیں اور بت پرستی کے
 تعصبات ہوتے گئے یہاں تک کہ بہت سے باشندہ
 گان دنیا بالکل بت پرست ہو گئے۔ اسوقت اللہ تعالیٰ
 نے اپنے بے انتہا رحم سے اہل دنیا کو بغیر صفت
 استغفار و توبہ دیئے ہوئے سزا دینا گوارہ
 نہ فرما کر حضرت نوحؑ کو واسطے خبردار کرنے
 لوگوں کے بھیجا تاکہ انکو بت پرستی اور گناہوں
 سے روکیں اور پیر خدا سے واحد اور مذہب
 اسلام کی طرف پھیر لادیں۔ لیکن حضرت نوحؑ کی
 ہدایتیوں کا کوئی سود نہ ہوا اور طوفان نوحؑ نے اس
 قوم باغی کو غرق کروا دیا۔ حضرت نوحؑ کی رسالت کا ذکر
 اور ایکا نکاحیاب رہنا سورۃ نوحؑ میں بالفضل
 مذکور ہے +
 ترجمہ تحقیق یہی ہے کہ نوحؑ کو طرف قوم

اوسکے کے یہ کہ ڈرا اپنی قوم کو پھلے اس سے کہ اوی
 اونکو غدا ب در دینوالا کہنا اسی قوم میری تحقیق
 میں واسطے تمہارے ڈرائیوالا ہوں ظاہر یہ کہ
 عبادت کرو اللہ کا اور ڈرو اس سے او فرمان بڑی
 کرو میری بخشش کا واسطے تمہارے بعضے گناہ
 تمہارے اور ڈھیل دیکنا تلو وقت مقرر تک تحقیق وعدہ
 مقرر کیا خدا کا جب آتا ہے نہیں ڈھیل دیا جاتا ہی
 کاشکے ہوتے تم جانتے کہا ہی پروردگار میری تحقیق
 بلایا میں قوم اپنے کو رات کو اور دن کو پس نہ زیادہ
 کیا پکارنے میری نے مگر سیا گنا۔ اور میں جب
 کہی پکارا اونکو تاکہ بخشے تو اونکو کین اونہون نے
 انگلیاں اپنی بیچ کانوں لینے کے اور اوڑھ لے
 کپڑے اپنے اور ہٹ گیا اونہون نے اور تکبر کیا
 اونہون نے تکبر کرنا برا۔ پہر میں بلایا اونکو پکار کر
 میر تحقیق میں ظاہر کیا واسطے اونکے اور چپا کر کہا
 واسطے اونکے چپا کر کہنا۔ پس کہا میں بخشش
 اونکو پروردگار اپنے سے تحقیق وہ ہی بخشنے والا

بیجے گا مہندہ کو آسمان سے اوپر تمہارے بہت برے والا
 اور مدد لگا تمکو ساتھ مالون کے اور بیٹوں کے اور کر لگا
 واسطے تمہارے باغ اور کر لگا واسطے تمہارے بہن کیا
 ہے واسطے تمہارے کہ نہیں اعتقاد کرتے واسطے خدا
 کی بزرگی کا۔ اور تحقیق پیدا کیا ہے تمکو طرح طرح سے
 کیا نہیں دیکھا تھے کیونکہ پیدا کیا اللہ نے ساتھ آسمانوں
 کو اوپر تلے۔ اور کیا چاند کو بیچ اور نئے روشن اور کیا
 سورج کو چراغ اور اللہ نے اوکا یا تمکو زمین سے
 ایک طرح کا اوکا نا۔ پہر پہر لیا او لگا تمکو بیچ اور سکے
 اور نکال لگا تمکو ایک طرح کا نکالنا۔ اور اللہ نے کیا ہے
 واسطے تمہارے زمین کو بھونانا تاکہ چلو اس میں رہیں
 کشادہ۔ کہا لوح نے اہی پروردگار میرے تحقیق
 اونہوں نے نافرمانی کی اور پیروی کی اس
 شخص کی کہ زیادہ کیا اسکو مال اور سکے نے اور نہ
 اولاد اسکی نے مگر ٹوٹا (سورۃ ۱، لوح)

زمانہ پر گزرتا گیا۔ اور دنیا میں نئے لوگ بے
 اور پہر لوگوں نے اپنے اہل مذہب کو چھوڑ کر بت

پرستی اختیار کی۔ اور یہ قیاد و طلق نے دوسرا ممتاز
 رسول کو گون کو گناہ سے مدد کرنے اور اصل سبب
 کو دکھلانے کے لئے بھیجا۔ یہ رسول بشرا یک ابراہیم
 حضرت ابراہیم کے باپ بیشک بت پرست تھے کہ
 عیسائیوں کی کتابوں میں بھی اوسکو عجیب قسم کے دیوتا
 ؤن کی پرستش کرتا ہوا لکھا ہی (حاشوا) ۲۴- آیت
 ۲-۴) اور چونکہ حضرت ابراہیم کی والدین بت پرست
 تھے ضرور انہوں نے بھی اپنی اکہم سنی میں بت پرستی
 کی ہوگی۔ اسکا صرف حاشوا کی کتاب میں ذکر ہے
 نہیں بلکہ یہودیوں کو بھی اقرار ہے مگر اس بارہ میں
 رائیں مختلف ہو رہی ہیں کہ انہوں نے کس عمر میں
 بت پرستی کو ترک کیا۔ چند یہودی مصنف اس
 واقعہ کی تاریخ حضرت ابراہیم کی ۷۰ سالگی کا زمانہ
 بیان کرتے ہیں لیکن دوسرے مصنف کہتے ہیں
 کہ جب انہوں نے خدائے پاک و واحد کو پہچانا
 تو وہ متوسط عمر کے تھے۔ اہل میمون خصوصاً در
 ربی ابراہیم ضاکت کا خیال یہ ہے کہ اوس زمانہ

میں حضرت ابراہیم کی عمر ۴۰ برس کی ہوگی۔ اور
یہی عمر قرآن پاک میں بھی درج ہے حضرت ابراہیم
کے تبدیل مذہب کا قصہ قرآن شریف میں
اس طرح پر مذکور ہے :

ترجمہ۔ اور اسی طرح سے دکھلاتے تھے ہم
ابراہیم کو بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کے تاکہ ہو
وہ یقین لانے والوں سے پس جب ڈھاپ لیا اوسکو
رات نے دیکھا ایک ستارے کو کھا ہی میرا پروردگار
پس جب چپ گیا کھا میں دوست رکھتا نہیں چنے
والوں کو پس جب دیکھا چاند کو روشن کیا ہی
ہے پروردگار میرا پس جب چپ گیا کہا اگر نہ ہدایت
کر لگا جھکو پروردگار میرا البتہ ہو جاؤ لگائیں گمراہوں
سے پس جب دیکھا سورج کو کھا ہی میرا پروردگار میرا
یہ سب سے بڑا ہے۔ پس جب چپ گیا کہا ای
قوم میری تحقیق میں براہیوں اوس چیز سے کہ شک
کرتے ہو تم ساتھ خدا کے۔ تحقیق میں نے متوجہ
کیا اپنے مہنہ کو واسطے اوسکے جس نے پیدا کیا آسمانوں

کو اور زمین کو تو حید کرنے والا ہو کر اور نہیں میں
شریک لانے والوں میں سے اور جھگڑا کیا اوس
سے قوم اوسکے نے کھا۔

کیا تم جھگڑتے ہو مجھ سے بیچ اللہ کے اور تحقیق
اوسنے راہ دکھائی مجھ کو اور میں نہیں ڈرتا اوس چیز
سے کہ تم شریک لائے ہو اور تم نہیں ڈرتے ہو یہ کہ
تحقیق تم شریک کرتے ہو ساتھ اللہ کے اوس چیز کو
کہ نہیں اتاری ساتھ اُسکے اور تمہارے دلیل پس کون
دو لون فریقوں میں سے لایق ہے ساتھ امن کے
اگر تم جلتے ہو وہ لوگ جو ایمان لائے اور نہیں ملایا
انہوں نے اپنے ایمان اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ انکے
واسطے ہر امن اور یہ لوگ راہ پانی والوں میں سے ہیں۔

(سورۃ انعام)

دوسرے ممتاز پیغمبر جسکے ذریعے سے باری تعالیٰ
نے اپنی مرضی پاک کو خلقت پر نازل فرمایا حضرت موسیٰ
علیہ السلام تھے۔ ہم کو حضرت موسیٰ کے ابلاغ رسالت
کا زہار دیکرہ کرنا ضرور نہیں ہے کیونکہ جو حالات

قرآن مجید میں درج ہیں وہ دوسری اناجیل
عیسائی سے اس قدر ملتے ہیں کہ انکو دوہرا نہ گویا
ایک قصہ کی بار بار تکرار کرنا ہے لیکن جو نصیحت
کہ حضرت موسیٰ نے اپنی قوم اور لوگوں کو کی اُسکو
ضرور دل سے یاد رکھنا اور اوس پر عمل کرنا چاہئے اللہ
سے دعا مانگو اور صبر کرو مصائب پر کیونکہ زمین ملکیت خدا
کی ہے۔ اللہ عطا فرماتا ہے زمین کو خادموں میں ایسے
خادم کو کہ جس سے وہ خوش ہوتا ہے اور اُن لوگوں کا
خاتمہ تجھ پر ہوگا جو اللہ سے ڈرتے ہیں *

ان رسولوں میں سے پانچویں رسول حضرت عیسیٰ
سیح روح اللہ ہیں۔ حضرت عیسیٰ وہ ہیں جنکو عیسائی
لوگ اپنا بچانے والا اور اللہ کا ہم پلہ قرار دیتے ہیں
اسلام اور عیسائیت میں البتہ بڑا فرق اگر ہے تو یہ ہے
کہ عام عیسائی جو کہ اپنے مذہب کے مسئلوں سے بہت واقف
نہیں ہے اسکا بہت محل خیال رکھتا ہے کہ اوسکا اعتقاد
تثلیث پر ہے مگر اس سے تثلیث کے معنی پوچھے
تو جواب دیتا ہے کہ باپ۔ بیٹا اور روح القدس

تین ذاتیں مگر خداے واحد، جبکہ اس عیان نقص
کی تفسیر یوحییٰ جاتے ہے تو وہ کہتا ہے کہ یہ ایک
راز ہر اور اگر وہ شخص کیتھلیک یا انگلش ایس کو لے لیں
ہے تو وہ اس اصل عیسائی اور درگزر کرنے والے فرقہ تہنیت
شین کی طرف اشارہ کرے گا جسے رومن کیتھلیک مذہب کی
بہت تحقیقات اور چھان بھان کے بعد یہ آخری حکم لگایا ہے
کہ جو لوگ اُس کی ہر سطر لفظ اور حصہ لفظ کو قبول نہ کرینگے
و ابدا لا با جہنم میں رہینگے ۝

لفظ تثلیث کتب آسمانی کا لفظ نہیں ہے اور کہیں
بھی انجیل وغیرہ میں پایا نہیں جاتا بلکہ دوسرے صدی میں عیسائی
مذہب کی کتابوں میں داخل کیا گیا ہے۔ اور اس سے محض
یہ تھی کہ قدرت میں تین ذاتوں کا ایک جگہ جمع ہونے
کا عقیدہ ظاہر ہو ۝

بہت بڑے مذہبی مصنف اس خیال کی تشریح نہیں
کر سکتے اور انکی تصانیف اس بحث پر عام طور پر غدرات
اور ان بیانات کا مجموعہ میں کہ یہ غیر مفہوم حکمت ہے
ڈاکٹر اہنس اپنے خیالات کو یوں بیان کرتے ہیں وہ

عقل انسانی کی سب سے بڑی بلند پروازی اور فہم
انسانی جسکی سمجھ سے قاصر ہے وہ نہایت ہی مقدس
مسئلہ تثلیث ہے۔

اگر ڈاکٹر رابنس کا خیال صحیح ہے اور یہ حکمت و
عقل انسانی کی بلند پروازی، سے دور ہے تو انیسویں
کا عقیدہ اسکیٹھ نیوین اور ایرانی مصر کی مذہبی روایتوں
اور تعلیمات افلاطون اور ارجکل کے ہندوؤں کی مذہبی
باتوں پر ہی خدائی اور الہامی ہے نہ آدمی کی عقل کا نتیجہ
اور یہ مسئلہ ایسا ہے کہ ہم سمجھتے ہیں کوئی عیسائی نہ قبول
کرے گا۔ دوسرا مصنف مسئلہ تثلیث کی نسبت یوں
لکھتا ہے۔ ”عیسائیوں تک میں مسئلہ تثلیث صرف
امرا اعتقادی ہے نہ لائق تحقیقات۔“

اور جب قدر کہ خداے تعالیٰ نے اپنے کلام میں
صاف صاف طور پر فرمایا ہے اس سے زیادہ جاننے کی
کوشش کرنا نہ صرف بیجا ہی ہے بلکہ بنیدینی کی خاطر
ناک کوشش ہے، ”نہیں یہ بات نہیں ہے امی
نیک نیت۔“ کو کار متجسس عیسائی یہاں تو تم اس راز

میں دو رائے ٹھہکی کوشش نہ کرو۔ تم اسکو بغیر جانچ
پر تال کے مان لو۔ اور اگر تمہاری معمولی سمجھ اوسکے خلاف
کرے تو اسکو یوں کھکھک پھینالو۔ کہ یہ کینچھلک مذہب ہے
جسکے عقیدہ میں سے ایک بچہ بھی ہے کہ تمام عقیدہ دن کو
پورا پورا اور بغیر سمجھے بوجھے قبول کر لو اور جو کوئی ایسا نہ کریگا
وہ ہمیشہ کے واسطے ”دو جہان سے جائیگا۔“

عیسائیوں کو اس بیان سے تعجب ہوگا لیکن
اصلیت یہی ہے کہ تمام عیسائی اناجیل میں کوئی فقرہ (سوا
ایک فقرہ کے) ایسا نہیں جس سے صاف صاف اس مسئلہ
تسلیم کی تشریح ہوتی ہو اور وہ فقرہ یہ ہے (اول
یوہنا آیت ۷) ”آسمان میں صرف تین کا نام مندرج ہے
باپ۔ کلمہ اور روح القدس اور یہ تینوں ایک ہی
ہیں۔“ اور یہ ایک بات قابل لحاظ ہے کہ کبھی نظر
ثانی نے تصحیح شدہ انجیل سے اس فقرہ کو کمال

والا ہے۔ اور اسکی وجہ یہ بتلائی کہ یہ ”فقرہ ایمانا۔“

نہیں قائم رکھا جاسکتا۔“ ہمارے ناظرین کو اس
مقام پر اسکا خیال رکھنا چاہئے کہ خود حضرت مسیحؑ نے

ایک بادشاہ کے سوال کا کیا جواب دیا۔
 سوال - اچھے مالک ہنیکہ ہمیشہ کی زندگی کے واسطے
 کیا کرنا چاہئے۔ اور حضرت مسیح نے جواب دیا۔ کیون
 تو مجھ کو اچھا کہتا ہے۔ کوئی اچھا نہیں مگر ایک۔
 وہ خدا ہے۔ (لوقا ۱۸ - ایت ۱۸ - ۱۹) جو لوگ یہ
 کہتے ہیں کہ اوس ذات واحد سے جسکو حضرت مسیح
 نے یوں اپنے ذات سے جدا فرمایا ہے وہ خود مراد
 ہیں اور انکو اس فقرہ پر خوب غور کرنا چاہئے

اس قدر تو عیسائیوں کے عقیدہ مسئلہ تثلیث
 اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کا بیان ہے اب
 ہم کو دیکھنا چاہئے کہ مسلمانوں کا اس بارہ میں کیا
 عقیدہ اس امر کے بیان کرنے میں ہم صرف قرآن
 مجید کے الفاظ نقل کرتے ہیں۔ سورہ تاجہ اس م
 انما المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ وکلمتہ
 القا الی مریم وروح منه فام توبیا للہ ورسولہ ولاقول
 ثلثہ انتہو خیر للکم انما اللہ الہ واحد سبحانہ ان یکن
 لہ مافی السموات ومانی الرض وکفی باللہ وکیلا۔ کن

يَسْتَنكِفُ الْمَسِيحُ أَنْ يَكُونَ عَبْدُ اللَّهِ وَلَا الْمَلَائِكَةُ الْمُقَرَّبُونَ
وَيَسْتَنكِفُ مِنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْكُبُ نَجْشَرَهُمْ اللَّهُ جَمِيعًا

ترجمہ تحقیق کہ مسیح عیسیٰ بیٹا مریم کا پیغمبر اللہ کا ہے
اور حکم ہے اس کا ڈال دیا اس کو طرف مریم کے اور روح
ہے اس کے طرف سے پس ایمان لاؤ سائنہ اللہ
کے اور رسول اس کے کے اور بت کہو خدا تین ہیں
باز رہو جتہ ہو گا واسطے تمہارے سوای اس کے نہیں کہ
اللہ معبود اکیلا ہے۔ پاک ہی اس کو کہ ہو اس کے اولاد
اوس کے لئے ہے جو کہ بیچ آسمانوں اور زمین کے
اور کافی ہے اللہ کا ساز۔ ہرگز نہ انکار کریگا مسیح
اس سے کہ بندہ اللہ کا اور نہ فرشتے مقرب اور کوئی
کے بندگی اس کی ے اور کبیر کریگا پس اکٹھا کریگا
اور کو طرف اپنے سب کو *

آنحضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں
کے عقیدے میں خاتم النبیین ہیں آنحضرت کے
میں دسویں اپریل ۵۶۵ عیسوی میں پیدا ہوئے
آپ کا خاندان موقر اور ممتاز قبیلہ قریش تھا۔ آپ

کے جدا مجد کعبہ کے جو اُس زمانہ میں عرب کے بہترین
کاتب تھے بنا تھا۔ کلید بردار تھی۔ آپ کے والد ماجد
قبل آپ کی ولادت شریف کے گزر چکے تھے اور
والدہ شریفہ آنحضرت کی چھ سال کی عمر میں انتقال
فرما گئیں اسوجہ سے آپ اپنے چچا ابوطالب کی حفاظت
میں رہنے لگے۔

آنحضرت نازک اندام تھے۔ اور آپ کے اوپر تکلیف
جسمانی کا اثر بہت جلد ہوتا تھا۔ آنحضرت کے خیال
کی قوت۔ نفس ذہن کی رفعت۔ محسوسات کی نزاکت
و لطافت تحریر انگیز تھیں۔ مزاج میں نہایت محبت
و شفقت تھی۔ آپکو بچوں اور خیرات دینے کا بیحد شوق
تھا۔ اپنے کام پر اور دنیا کا کام مقدم رکھتے تھے بات
چیت میں بناوٹ کو ذرا ہی دخل نہ دیتے تھے حدیث
میں ہے کہ آپ کا قد شریف میانہ تھا اور صورت مبارک
پر رعب و داب بہت تھا جب کہ آپ کے سن شریف
چالیس برس کا ہوا آپ ایک غار میں جبکہ نام
صرا تھا اور جو کے سے ایک گھٹہ کا راستہ ہے

تشریف لیگئے۔ بھان پر اپنے مذہبی خیالات پر غور
 کرنا اختیار فرمایا نصف شب کے قریب آپ نے
 ایک نداشتی۔ بھہ آواز دوسری مرتبہ پہر آئی اور
 آپ نے نہ سنی کی کوشش کی مگر یہی سنائی دی
 آپکو معلوم ہوا کہ گویا آپکے جسم مبارک پر کوئی سخت
 بوجہ رکھا ہوا ہے یا وفات قریب ہے۔ تیسری مرتبہ
 اپنے پہر اوس نداشتی کو سنا۔ اور اپنے کانوں کو اس کے
 سنے سے باز نہ رکھ سکے۔ آپ نے فرق مبارک
 سے عمامہ ہٹایا ایک ایسے نور کا شعلہ معلوم ہوا کہ آپ
 کو غش آگیا۔ جب آپکو ہوش آیا تو اپنے ایک فرشتہ
 کو آدمی کی شکل میں دیکھا اور سنے آپکو یوں مخاطب کیا
 اے محمد بن جبریل ہوں۔ اسکے بعد فرشتہ نے ایک
 پارچہ حریر دکھلایا جس پر کچھ حروف لکھے ہوئے تھے
 پہر کہا اقراء۔ یعنی پڑھ۔ آپ نے فرمایا کہ میں پڑھنے
 نہیں جانتا۔ میں امی ہوں۔ فرشتہ کا بھہ جواب
 قرآن مجید کی صورت علق میں درج ہے جو یہی ہے
 ترجمہ۔ پڑھ سنا تھ نام پروردگار اپنے کے

جسے پیدا کیا۔ جسے پیدا کیا انسان کو جسے ہوئے
 لہو سے۔ چڑھ اور پروردگار تیرا بڑا کرم کرنے والا
 ہے جسے سکھایا یا ساتھ قلم کئے۔ سکھایا آدمی
 کو جو کہ نہیں جانتا۔ ہرگز نہ یوں تحقیق آدمی البتہ
 سرکشی کرتا ہے اس سے کہ دیکھتا ہے اپنے تئیں
 امیر و فنی۔ تحقیق طرف پروردگار تیرے ہے پہچانا
 کیا دیکھا تو نے اوس شخص کو کہ منع کرتا ہے بندے
 کو جب نماز پڑھتا ہے۔ کیا دیکھا تو نے اگر ہوا پڑھتا
 کے یا حکم کرے ساتھ پرہیزگاری کے۔ کیا دیکھا
 تو نے جھٹلایا اور نہ پھیرا۔ کیا نہ جانا اوسنے کہ اللہ دیکھتا
 ہے ہرگز اگر باز نہ ہوگا۔ البتہ ہم گھسیٹے اوسکو پشانی
 کے یا لون سے۔ وہ پیشانی کہ چوٹی ہے خطا کا۔
 پس چاہئے کہ بلاوے مجلس اپنی کو۔ ہم بلائینگے
 فرشتوں کو و موزخ کے۔ ہرگز یوں مت کھانا اپنا
 اور سجدہ کر اور نزدیک ہو۔

حضرت جبریل اسقدر کھل چپ ہو گئے۔ آنحضرت
 نے دیکھا کہ ہم اقدس میں گویا ایک آسمانی نور سما گیا

اور آپ نے اور باوجود جس پر قدرت
 تھی اور جو کچھ زمانے کے بعد قرآن شریف میں
 ظاہر کئے گئے جب آپ اس فرشتہ کو دیکھ چکے
 تو قاصد ربانی یہ کہہ کر کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو یقیناً رسول
 خدا ہو گا جیسا میں فرشتہ خدا جبریل ہوں " غائب
 ہو گیا۔ حضرت رسول خدا اس بات پر خوف زدہ ہوئے
 اور صبح سویرے لڑکان و ترسان آپ کا شانہ مبارک
 کو تشریف لائے اور اپنی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہ
 سے شب کی تمام باتیں بیان کیں۔ اور بھی یہی فرمایا
 مجھے تو ڈر ہے کہ میں معلوم جو کچھ میں نے سنا اور
 اور دیکھا و سنا ہے اور آیا میں خدا کا رسول ہوں اور
 میرے ذریعہ سے اصلاح مذہب ہوگی یا نہیں یا مجھ
 سب خواب و خیال کی باتیں تھیں یا سب کے بدرجہ ہے
 کہ شیطان آیا تھا، مگر حضرت خدیجہ نے اس جوڑ
 سے جو عورت میں ہوتی ہے جو کچھ گزرا تھا اسکو
 ٹھیک ٹھیک جان لیا اور کہا "آپ نہایت خوش
 آئندہ خبریں لائے ہیں۔ قسم ہے اوں ذات کی

جسکے ہاتھ میں خدیجہ کی روح ہے میں آج سے
 آپ کو اپنی قوم پر رسول سمجھونگی۔ خوش ہو جائیے
 کہ اللہ آپ کو سب کے سامنے شرمندہ نہیں کرے گا
 کیا آپ اپنی قوم کو پیار کرتے نہیں رہے۔ کیا آپ نے
 اپنی ہمسایوں پر عنایتیں نہ کیں۔ کیا آپ نے غریبوں
 کو خیرات نہیں دی۔ کیا آپ نے مسافر نوازی
 نہیں کی۔ کیا آپ وعدے کے سچے نہیں ہیں اور
 کیا آپ نے ہمیشہ حق کی حمایت نہیں فرمائی خدیجہ
 نے جو کچھ آج حضرت سے سننا سب اپنے عزیز و رقبہ
 ابن نوفل سے بیان کیا اور انہوں نے بھی جوش و
 خروش سے اس اعجازی واقعہ کو قبول کیا۔ اور کہا کہ
 الحمد للہ۔ ابن عبد اللہ سچ کہتے ہیں۔ محمد صلعم کے ذریعے
 سے بڑا قانون آئیگا جو موسیٰ کے قانون کے مانند
 ہوگا۔ اور ان سے کہو کہ اپنے دل کو اُسید سے قوی
 رکھیں۔ میں انکی مدد کروں گا۔ باوجود اس اطمینان
 ہی کی آن حضرت کی پریشانی باقی رہے جسٹیل کے
 حکام کا اشراب کے دلپر رٹا۔ اور جوالفاظ انہوں

نے پڑھے تھے وہ آپ کے دل پر نقش بنے رہے
 آپ کو اب تک یقین تھا کہ آپ کو ابلاغ ایمان کرنا چاہیے
 اس سلسلہ میں ہوا کہ قریش نے ایک ہی ہسنی اور ثانی
 شروع کی۔ اس پریشانی اور تشویش کی حالت میں
 آپ بھارتوں کی طرف تشریف لے گئے اور اپنی
 کملی اور گزشتہ واقعات پر غور کرنے لگے
 اتنے میں جب ریل مین پر تشریف لائے اور فرمایا:

ترجہ ای کپڑے کے اور مٹھنے والے کہڑا اور گون
 کو ڈرا۔ اور اپنے پروردگار کی بڑائی کر۔ اپنے کپڑے
 کو پاک کر۔ اور چھوڑ دے ناپاکی کو۔ اور کسی کو زیادہ
 لینے کے واسطے مت دے۔ اور اپنے پروردگار
 عالم کے واسطے صبر کر۔ پس جب پہونکا جاویگا
 صور۔ پھر دن بھاری ہوگا۔ اور کافروں کے واسطے
 آسان نہیں ہوگا، (سورۃ مدثر)۔

اب آپ کو معلوم ہوا کہ بیشک آپ سے اور جبیل
 سے وہ بد گفتگو ہوئی۔ اور آپ کو حکم ابلاغ رسالت
 ہوا۔ اور جو کچھ آپ کو کہنا ہے اس کی تعلیم آپ کو دی جائیگی

پس جس قدر خوف آپ کے دل میں تھے دور ہو گئے
اور آپ نے خوش خوش فرمایا +

ترجمہ: قسم ہے دن چڑھے کی۔ اور قسم ہے
رات کی جب ڈٹا کھلے۔ نہیں چھوڑ دیا تیری رب
نے اور نہ نا خوش رکھا۔ اور پہلی حالت تیری واسطے
البتہ بہتر ہے پہلی حالت سے۔ اور البتہ پروردگار تیرا
محکوم دلیکا اور تو راضی ہو جائیگا۔ کیا نہیں پایا تجھ کو
یتیم اور جگہ دی۔ اور پایا تجھ کو راہ بھٹکا ہوا اور راہ
دکھائی۔ اور پایا تجھ کو فقیر پس عنی کیا۔ پس یتیم پر ہمت کر
اور رات گئے والے کو ست ڈانٹ اور اپنے پروردگار کی

نعمتوں کو بیان کر (سورۃ والضحیٰ) +

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہرا پس تشریف
لائے اور یہ آہستگی اشاعت حق شروع کی آپ کی زوجہ
بی بی خدیجہ اذ حجاب را د بھائی حضرت علی اور چند قریب
تربشتہ داروں نے پہلے اسلام قبول کیا۔ لیکن آپ
کے خاندان کے لوگ آپ کی باتوں کی حقارت کرتے
رہے آخر آپ کے مخالف یحییٰ بن عبد غصہ ہوئے اور چاکہ آپ کو

ڈرد جھکی سے چپ کر دیں۔ جبکہ مخالفت بہت بڑھی
 حضرت کی جراث نے پردہ خفا سے قدم باہر نکالا۔
 ابوطالب نے چاہا کہ آپ کو ہات بڑانے سے باز رکھیں
 لیکن رسول خدا نے عہد کر لیا تھا۔ آپ نے جواب دیا
 کہ اگر وہ لوگ آفتاب کو اپکا مخالف بنا کر سیدہ مائتہ
 کی طرف رکھ دیں اور ماہ تاب کو اولٹے مائتہ کی طرف
 تب ہی آپ اس امر اہم کو ترک نفرما دیں گے، اب مکہ میں
 رسول اور تابعان رسول بہت مظالم ہو لے گئے۔ اور
 آخر کار آپ نے اپنے صحابہ کو ہجرت کی صلاح دی۔ اور
 مدینہ کو چھان چنڈ مسلمان رہتے تھے جانکی ٹہرائی۔
 بہت سے مسلمانوں نے اس صلاح کو مناسب جانکر
 مکہ چھوڑ دیا۔ لیکن آنحضرت اس پر یہی کہ میں خدا کی
 وحدانیت کا وعظ بہت زور شور سے کرتے رہی۔ آخر
 دشمنان اسلام و خدا نے آپ کے قتل کی تدبیر کی
 اور چند بیباک بدعاشوں نے آپ کو سوتے میں ہلاک
 کرنا چاہا۔ لیکن قبل ازیں کہ یہ لوگ حرم سراے نبوی
 تک پہنچیں آنحضرت کو وحی کے ذریعہ سے اس ارادہ

کی خبر ہو گئی۔ رسول خدا ابو بکر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے
 اور ان سے فوری ہجرت کا ارادہ بیان کیا۔ اس طرف قاتلون
 کا گردہ ناپاک آپ کے کاشانہ کی طرف آیا اور کواڑوں
 کی دراروں سے جھانک کر اپنی دانست میں خیال کیا
 کہ رسول خدا بستر مبارک پر سنبھرا اور اڑھے استراحت
 فرماتے ہیں کچھ دیر تو اونہوں نے باہر انتظار کیا اور صلاح
 کرتے رہے کہ سوتے میں ہلاک کریں یا جب رسول خدا
 باہر نکلیں۔ لیکن آخر کار دروازہ توڑ کر بلیک کی طرف
 چپے۔ جو صاحب سوتے تھے بیدار ہوئے۔ اور آنحضرت
 کی جگہ پاؤں لوگوں نے حضرت علی کو پایا۔ اس بات
 سے انکو بہت تعجب ہوا اور سب نے بالاتفاق پوچھا کہ
 ”محمد کہاں ہیں“ حضرت علی نے بسترش روئی جواب دیا
 میں نہیں جانتا۔ کچھ میں اونکا محافظہ دو رہاں نہیں،
 اور یہ کہہ کر چلے گئے۔ اور کسی شخص کو اونہیں سے آپ کو
 ازار وہی کی جرأت نہ ہوئی۔ اس عرصہ میں رسول اللہ
 اور ابو بکر نے رات کی تاریکی میں مکہ سے نکل کر غار ثور
 میں پناہ لی۔ جونہی ان صاحبوں نے غار میں قدم

رکھا تھا کہ لوگوں کی دوڑے آہٹ معلوم ہوئی۔ ابو بکر
 اگرچہ بہت جبری آدمی تھے لیکن اس پر یہی ڈرے کہ
 مبادا یہ لوگ اذہکی پوشیدگی کی جگہ کو دیکھ پائیں۔
 اس پر انہوں نے رسول خدا سے کہا کہ، ”یا رسول اللہ
 ہمارے تعاقب کرنے والے بہت ہیں اور ہم صرف دو،
 محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جواب دیا کہ، ”دونہیں ہم
 نین ہیں ایک ہمارے ساتھ خدا ہی تو ہے،“ یہ
 مہاجرین روز تک غار میں پوشیدہ رہے۔ اور چوتھے
 دن مدینہ کو روانہ ہو گئے وہاں پہونچ کر بجائے کسی
 حفاظت تلاش کر نیوالے مہاجر کے آپ کا استقبال
 مثل ایک خاتج کے ہوا۔

یہاں پہونچ کر لکھنا سب سے کہ تمام مسلمان مورخ

بعثت رسول اللہ سے سال قائم کر لے ہیں اور اسی
 زمانہ سے سنہ ہجری نکلا ہے۔ فی الحقیقت یہ بھی مثل
 عیسائیوں کے ہی جو اپنے سنہ کو حضرت عیسیٰ کے روایتی
 زمانہ پیدائش سے لیتے ہیں۔ ہماری کتاب کا حجم اس قدر
 قلیل ہے کہ ہم رسول خدا کی زندگی کا پورا حال انہیں

لکھ سکتے۔ مگر اس قدر کہنا کافی ہو گا کہ یہ پہلی پہلی جہولٹی
 سی جماعت آخر کار نہارون اور لاکھون تنگ پہونچ گئی
 یہاں تک کہ تمام خزیرہ نماے عرب خدای جنت کی
 اطاعت کرنے لگا۔ جب آپ نے دیکھا کہ زمانہ قیام حیات
 کم رہا ہے تو آپ نے خدا کی عبادت میں اوقات شریف
 صرف کرنا شروع کئی اور جب وہ روز سیاہ آیا تو بلینگ
 پر لیٹے ہوئے آنحضرت باہ سرد فرمانے لگے کہ اے اللہ
 میری سکرات موت میں مدد کر۔ اور اپنے بندیکے قریب
 آ۔ آپکی زوجہ مطہرہ بی بی عائشہ بلینگ کے پاس تقدیس
 تسبیح میں مشغول تھیں۔ اور آپ فرما رہی تھی۔ اے
 اللہ اپنے بندے کی بخشش کر اور اعلیٰ علین میں جگہ
 دے۔ ہمیشہ کے واسطے جنت۔ استغفار مان۔ اور
 اپنے برگزیدہ لوگوں کا ساتھ عطا کر۔ یہ کلمات
 کہتے ہوئی آپنے حلت فرمائی اور آپکی روح پرفتوح
 واصل حق ہو گئی۔ روز رحلت دوشنبہ ۸ جون ۶۳۲ء
 اور سال دہم ہجرت تھا۔ دنیا کے بہت بڑے اور
 لاتانی شخص نے جسمین مجموعہ شاعر۔ رسول اور

مغز کے اوصاف موجود تھے اور جو ایک مذہب

اور سلطنت کا بانی تھا اس طرح رحلت کی +

اب ہم اُن ارکان اسلام کو بیان کرتے ہیں جنکا

ذکر پہلے نہیں آیا۔ پہلے پہلے کہا ہے کہ اسلام کا سب

سے اہم عقیدہ اللہ کی وحدانیت پر یقین اور بت پر

سے کو وہ کسی صورت میں کیوں نہ ہو۔ نفرت کرنا ہے

ہنسنے چہ مشہور اور برگزیدہ رسولوں کا ذکر کیا ہے اسکے

علاوہ اور یہی انبیاء میں۔ جیسے واؤد۔ عذرا۔ یوشع

شعیب۔ ذوالکفل علیہم السلام وغیرہم +

دوسرا رکن ملائکہ یا جو کارکنان قضا و قدر ہیں

ایمان لانا ہے فرشتے اپنے۔ درجات۔ خدمات اور

قرب الہی کے لحاظ سے مختلف مراتب رکھتے ہیں کچھ

عرش الہی کے گرد عبادت میں اور کچھ تسبیح و تہلیل

میں مشغول ہیں بعضے تعمیل احکام کرتے ہیں اور بعض اللہ

سے بند و ملکی سفارش کرتے ہیں ان سب میں ممتاز

چار بڑے فرشتے ہیں۔ (۱) حضرت جبرائیل۔ فرشتہ وحی

جنکی خدمت مقدرات لکھنا ہے۔ (۲) حضرت میکائیل

جو دین حق کے واسطے لڑتے ہیں (۳) حضرت عزرائیل
 ملک الموت (۴) حضرت اسرافیل جو قیامت کے دن صور
 پھونکنگے۔ اوٹی فرشتوں میں ایک گروہ معقیات کا ہے
 جنہیں سے دو ہر ایک بنی نوع انسان کے اور مقرر
 ہیں اور دھننے بائیں رہتے ہیں۔ اور اوسکے مقابل
 و فعل کو کہتے رہتے ہیں۔ ہر دن کے ختم ہونے پر
 وہ اپنی روزانہ رپورٹ آسمان پر لیجاتے ہیں۔
 اور اوسکے عوض میں دوسرے روز دوسری فرشتے
 آتے ہیں۔ مسلمانوں کی روایت کے موافق ہر ایک
 نیکی دس گنے دابنے ہاتھ کا فرشتہ لکھتا ہے اور جب
 کوئی آدمی کسی گناہ کا مرتکب ہوتا ہے تو وہی نیکی
 کا فرشتہ بائیں والے سے کہتا ہے کہ سات گنہے
 تک اس بدی کو مت لکھ۔ شاید یہ شخص پشیمان
 ہو اور توبہ کر کے معافی حاصل کرے +

تیسرا جزو۔ کتب مقدس آسمانی پر ایمان لانا
 ہے مثل انجیل۔ تورات۔ زبور و قرآن کے۔ مگر
 سب سے زیادہ یقین قرآن مجید پر ہونا چاہئے +

لفظ قرآن عربی اسم فعل قر سے مشتق ہے جسکے معنی پڑھنا یا وہ چیز جسکو پڑھنا چاہیے۔
 قرآن شریف کے ۱۱۴ چھوٹے بڑے حصے میں جنکو سورت کہتے ہیں اور جو نمبر ۱ بابوں کے ہیں۔ ہر ایک باب میں الگ الگ آیات ہیں۔ اور وہ بھی چھوٹے بڑے ہیں۔ ہر سورت کا ایک خاص نام ہے۔ جو بعض جگہ اوس بیان یا اوس شخص سے ماخوذ ہے جسکا اوس میں مذکور ہے۔ لیکن یہ نام ایک خاص قابل لحاظ لفظ سے جو اس سورۃ میں ہوتی ہے لیا جاتا ہے بعد نام کے ہر سورۃ (باستثناء ۷۷ نون کے) بسم اللہ الرحمن الرحیم کے پر شوکت جملے سے شروع ہوتی ہے اور جسکے معنی میں شروع کرتا ہوں میں ساتھ تھم اللہ کے بخشش کرنیوالا ہر بان۔ قرآن شریف کی زبان بالعموم پاکیزہ اور اور فصیح مافی گئی ہے۔ اور سپہوں نے قبول کر لیا ہے کہ یہ عربی زبان کا ایک عمدہ معیار ہے اسکا طرز بیان عمدہ اور فصیح ہے اور خاص کر جہان

ادامہ و نواہی وعدہ و وعید کا مذکور آتا ہے۔ اوسمین
خدا کے کاموں اور گزشتہ رسولین اور انبیاء کے حالت
کے متعلق روایت درج ہیں۔ دوسرے حصہ میں ضروری
قوانین۔ رہداریات۔ اخلاقی و مذہبی خوبیوں پر نصائح
اور سب سے بڑھ کر خدا کے واحد کی عبادت اور تعظیم اور
تسلیم و رضا کی تعلیم مندرج ہے۔

اچھو مسلمین کے عقیدہ بعث بعد الموت۔ جنت
الفر دوس۔ فیصلہ اخیر جزا و سزا۔ اور مسئلہ تقدیر کے
بیان کی چند ان ضرورت نہیں۔ کیونکہ جو شخص کسی قدر
ہی عیسائی فقہی کتابوں سے واقف ہو وہ اچھو خوب
سمجھیکا۔

خیرات کرنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔
جیسا کہ اس قرآن کی عبارت سے ظاہر ہے
واعبدوا اللہ ذلالتفسر کو بہ شیاد بالوالدین احسان
وبذل القربی والیتیم والمساکین والجار ذی القربی
والجار العجیب والصابا لجنب وابن السبیل وما
ملکت ایما تکر ان اللہ لایحب من کان مختالا

مخوران الذی یسجلون ویامرون الناس و
 بالبحل ویکتون ما اثم الله من فضله واعتدنا
 للکافرین عذابا مهینا۔ والذین ینفقون اموالهم
 رياء الناس۔ ترجمہ۔ اور عبادت کرو اور اللہ کے
 کسی چیز کو شریک مت لاؤ اور ان پاپ۔ قربت وار
 یتیم۔ فقیر۔ اور غریز اور اجنبی ہمسایہ۔ اور بیٹھنے
 والوں کے ساتھ اور مسافروں کے ساتھ احسان
 کرنا۔ اور اوں قیدیوں کے ساتھ جنگو تمہارے
 داہنے ہاتھوں نے امن دی ہے۔ کیونکہ اللہ اترائے
 والوں کو دوست نہیں رکھتا۔ وہ لوگ جو بخل کرتے
 ہیں اور لوگوں کو بخیلی کا حکم دیتے ہیں اور چپاتے
 ہیں وہ چیز کو دی ہے اللہ نے انکو اپنے فضل سے اور مقرر کیا ہے
 ہمنے واسطے ناشکری کرنے والوں کے عذاب بڑا۔ اور جو لوگ کہ
 خرچ کرتے ہیں دیکھائے کو لوگوں کے۔ اور اسی بات کا پند کر ہے
 ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا یتیمًا واسیرًا

(۱) ابتداء بیان۔ قرآن مسر سبل (۲) سورۃ

نساء (۳) سورۃ نساء مترجم

اِنَّا نطعمکم لوجه اللہ لائزید منکم جزاء ولا شکور۔
ترجمہ۔ اور کہلاتے ہیں کہانا اللہ کی محبت کی وجہ
سے فقیروں کو اور یتیموں کو اور قیدیوں کو کہہ کر
کہ کہلاتے ہیں ہم تمکو واسطے رضا مندی اللہ کے
اور نہیں چاہتے ہم تم سے کوئی بدلہ اور نہ شکریہ۔

سورۃ چہام۔ یسئلونک ماذا ینفقون + قل یا انفقتم
من خیر۔ ترجمہ۔ سوال کرتے ہیں تمہکو کیا خرچ
کریں۔ کہہ جو کچھ خرچ کرو تم مال سے (۱) دیگر۔
الذی یوتی مالہ یتزکی + وما لاحد عندہ من نعمۃ

تجنہی + الا ابتغاء وجهہ ربہ الاعلی + ولسوف ینفی
ترجمہ۔ وہ جو دیتا ہے مال اپنا پاک ہوئے کو اور نہیں
واسطے کسی کے نزدیک اور سکے نعمت سے کہ بدلا دیا
جائے مگر چاہنا رضا مندی اپنے پروردگار بلینکا۔ البتہ
شتاب راضی ہوگا + (۲)

ایک دوسرے کی غیبت کرنے کی برائی
اسطرح برائی ہے۔ ان اللہ لایحب خوانا من کان اثیما

(۱) سورۃ بقرہ دوم۔ مترجم۔ (۲) سورۃ الدلیل ۹۲۔

مترجم

ترجمہ - تحقیق اللہ نہیں دوست رکھتا بڑے خیانت کرنے والے گناہگار کو (۱) یا ایہا الذین امنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم والا تجسسوا ولا یغتب بعضکم بعضا - ترجمہ - اے لوگو! جو ایمان لائے ہو، بچو بہت کمالوں سے تحقیق بعضا گمان گناہ سے اور ست جاسوسی کرو اور نہ غیب کریں بعض تمہارے بعض کی - سورۃ ۴۹ (۲)

طبع کی یہی ممانعت کی گئی ہے - ولا تتصنوا ما فصل اللہ بہ بعضکم علی بعض - ترجمہ - اور ست ارزو کرو اس چیز کی کہ بزرگی دی ہے اللہ نے ساتھ اس کے بعض تمہارے کو اوپر بعض کے (۳) سوچو چہارم *

عورتوں کی تعظیم اور بزرگداشت کا حکم قرآن شریف میں اس طرح ہے - واتقوا اللہ الذی تسئلون بہ الراحام - ان اللہ کان علیکم رقیبا - ترجمہ - اور ڈرو

(۱) سورۃ نساء - (۲) سورۃ حجرات - مترجم - (۳) سورۃ نساء - *

اللہ سے جسکے نام سے مانگتے ہو آسمین اور
 وُرو قرابت سے تحقیق اللہ ہے اور تمہارے گاہبان
 شراب خواری اور قمار بازی کی یہی قطعی مخالفت
 ہے۔ یسئلونک عن الخمر والمیسر۔ قل فیہما اثم
 کبر۔ ترجمہ۔ سوال کرتے ہیں تمہکو شراب اور چوڑے
 سے کہہ دوں دونوں میں بڑا گناہ ہے سورہ ۲۴۔ (۱)
 اور نیز۔ یا ایہا الذین امنوا انصوا الخمر والمیسر والا
 رضاب والازلام جس من عمل شیطان فاجتنبوا لیعلمکم
 تغفلون انما یرید الشیطان ان یوقع بیکم العداء
 والبغضاء فی الخمر والمیسر ویصدکم عن ذکر اللہ
 وعن الصلوة۔ ترجمہ۔ اے لوگو جو ایمان لائے ہو
 یقیناً شراب اور چوڑا اور تھان بتوں کے اور تیرفال
 کے ناپاکہ میں کام شیطان کے سے پس بچو اس سے
 تاکہ تم فلاح پاؤ۔ سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہے

(۱) سورۃ نساء۔ اس آیت کا انگریزی ترجمہ مختلف ہے، قرابت
 سے، اکی جگہ ہے ”عزت کرو عورتوں کی جنہوں نے
 جناب سے، اور غالباً اسی وجہ سے یہاں حوالہ دیا ہے ترجمہ (۲) سورہ
 بقرہ

یہ کہ ڈالے درمیان تمہارے عداوت اور بعض
بیچ شراب اور جوئے کے اور روکے تملو خدا
کی یاد اور نماز سے (۱)

منماہ دیگر اصول اسلامی محبت برادرانہ کے
ایک یہ بھی قرآن شریف میں مذکور ہے۔ و زلنا
بالفسطاس المستقیم۔ ولا تجسوا الناس اشیاء ہم
ولا تغتوا فی الارض مفسدین۔ ترجمہ۔ اور تو لو ساتھ
ترازو سیدھی گے اور مت کم دو لوگوں کو چیزیں اوکی
اور مت پہر و بیچ زمین کے فساد کرنے (۲)

یتیموں کے بارہ میں یوں ہے۔ و اتقا الیتیم
اموالہم ولا تبدلوا الخبیث بالطیب۔ ولا تاكلوا
اموالہم الی اموالکم انہ کان حوبا کبیرا۔ ترجمہ۔ اور
دو یتیموں کو مال اونکے اور مت بدلو پاک کو ناپاک سے
اور مت کھا و مال اونکے ساتھ مال اپنے کی تحقیق ہے
یہ گناہ بڑا (۳)

فاما الیتیم فلا تقہر۔ و اما السائل فلا تنہہ۔ ترجمہ
(۱) سورہ بجم۔ پینے مانڈہ۔ (۲) سورۃ شعراء ۲۶۔ ترجمہ (۳)
سورۃ نساء ۴۔ ترجمہ

پس جو تسمیم ہو پیش قبر کر۔ اور جو مالگنیوالا ہو پس
مت ڈانت (۱)

قرآن شریف میں جن منابہی کا ذکر آیا ہے
اون میں سے غلاموں کے۔ ساتھ بیہوشی۔ خود کشی
اور اسراف بھی ہیں۔ حیا و شرم کا تمام مسلمانوں
پر قدغن ہے۔ اور موت کے دن تک توبہ ملتوی کرنے
کی سخت محالفت ہے (۲)

مذہب اسلام کے مخالفوں کا سب سے بڑا اعتراض
یہ ہے کہ اسلام اور نقد بر مرادف الفاظ میں اس
بحث پر ہم صرف اتنا ہی کہہ سکتے کہ ایسا سخن ہادون
لوگوں کے تعصب اور جہل کا صرف ثبوت ہے جو
اوسکو زبان پر لاتے ہیں۔ جو کچھ رسول خدا کی تمام
سوانح عمری اور قرآن مجید سے پایا جاتا ہے وہ یہ
ہے کہ تقدیر بالکل ایک بنائی ہوئی بات ہے۔ کیونکہ
ایک مرتبہ نہیں بلکہ اکثر گویا اسی خیال سے خاص کر

(۱) سورۃ ضحیٰ ۹۳ مترجم - (۲) دیکھو قرآن، سورۃ بقرہ سورۃ
بنی اسرائیل سورۃ نور - سورۃ شعراء - مترجم - ۵

پچنے کے واسطے رسول خدا حتی الوسع صاف
انکار فرماتی رہے ہیں۔ اور اپنی رائے کی تائید
میں جان جوزف لیک صاحب فیلو آف دی سٹرل
جیکل سوسائٹی "عیسائی مذہب اور اسکی حکیمانہ اصول
اور اعدا" کے مصنف جیسے عالم کی تصانیف ہم پائے
ہیں اور ڈاکٹر (۱)، ڈیوس صاحب ہی ہماری رائے
کی تائید کرتے ہیں +

اخیر میں ہم بتائینگے کہ قرآن اسکی صاف صاف
برائی کرتا ہے کہ کسی قسم کی تکلیف گناہ کے کفار
میں سے ہی جائے برخلاف اسکے اوسمیں صاف
اسکی تعلیم ہے کہ ہر شخص اپنے گناہوں کا خدا کے
سامنے جواب دہ ہے "وہ جو خدا جو عالم دو انا ہے
تمکو تمہاری کسی نیکی کی جزا سے محروم نہیں کریگا
اور وہ رحیم اور بخشش کر نیوالا ہے" اور عیسائی
کے ان دو عقیدوں یعنی حضرت مسیح کی صلیب
پر چڑھ جانے سے نجات عالم۔ اور خدا کے فضل

(۱) دیگر ڈاکٹر ڈیوس صاحب کا آرٹیکل گراڈری لی ریویو میں +

سے دل کی تبدیلی۔ کو ہر طرف رکھ کر قرآن شریف
برایک انسان پر یہ فرض کرتا ہے کہ وہ اپنے گناہوں
کا کفارہ دے بخشش حاصل کرے اور داخلہ جنت
کے لائق بنے۔ (۱)

یہاں پر یہ کہنا بھی مناسب ہے کہ ایک یہودی
خیال جیسا یون کو مسلمانوں کی طرف سے یہ ہے
کہ مسلمانوں کے نزدیک عورتوں کی روح نہیں بلکہ
وہ ارواح بجائے اسکے کہ عالم آخرت میں گناہ کی
سنرا اور نیکی کی خرابائیں۔ مثل ارواح و خوش طعمور
بالکل فنا ہو جائیں گی۔ یہ عقیدہ مسلمانوں کا نہیں
برخلاف اسکے بہت سی آیات قرآن شریف یہ
کہتے ہیں کہ عورتیں دوسری عالم نہ صرف برے
کاموں کی سنرا بنیں گی بلکہ انکو مثل مردوں کے
نیکیوں کا اجر بھی ملے گا۔ اور انکی اور مردوں کی حالت
میں خدا تعالیٰ کوئی امتیاز نہیں فرمائے گا۔

(۱) دیکھو قرآن شریف سورۃ آل عمران - سورۃ نساء

رعد - سورۃ نحل - سورۃ مومن - سورۃ فتح - سورۃ حدید

مذہب اسلام بچہ ہے اور بھی مذہب اولیٰ اہل
 کرد ربنی نوع انسان کا ہے جو اج فاطمہ الرسول اور
 اعظم الرسول کے احکام کو قبول کرتے اور دن میں
 پانچ مرتبہ خدای قادر و توانا کی سبک کرتے ہیں *
 دین اسلام مرا کو سے شمالی ساحل بافریقیہ کو طے
 کرتا ہوا ٹرنسوال اور زنجبار تک پہنچ گیا ہے مصر اور
 سلطنت ترکی پر تو حاوی ہی ہے ۔ بلکہ عرب فارس ۔
 افغانستان ۔ اور ترکستان میں بھی اسلام ہی ہے ہندوستان
 میں چار کروڑ مسلمان لاکھ باشندے مسلمان ہیں ملایا
 میں بھی وہ خوب تقویت کے ساتھ قائم ہے اور چین
 بھی مستحکم ہے ۔ اور اوسکی اشاعت کے لئے داعیوں
 کی جماعتیں تمام دنیا میں کامیاب ہو رہی ہیں اسی
 دینی برادری طرف ہم اپنے انگریزی ملکی سپاہیوں
 کو بلا تے ہیں اور اسی دین کو پیش کرتے ہیں کہ وہ
 قبول کریں ۔ ہم ان سے درخواست کرتے ہیں کہ تعصب
 جو زمانہ دراز سے چالاک اور مکار پادریوں کا ڈالا ہوا
 اونکے دل میں چلا آتا ہے چھوڑ دیں ۔ اور اس کہہ دینے

سے مطمئن نہ ہو کہین کہ ہر ایک بظاہر محال شہید نہیں ہے۔
ایک راز ہے ”خدا کے سچے اور اصلی مذہب میں
راز نامے سرسیت، خام خیالیان اور کج فہمیان گویا
ناموافق ادا کی جگہ پر ہیں۔“

ڈاکٹر ماڈسلی صاحب پر معنی اور پسندیدہ الفاظ
میں کیا خوب کہتے ہیں۔ ”ہر شخص کا مستقل مدعا یہ ہونا
چاہیے۔ جو اس کی طبیعت کا ایک جزو ہو جائے۔
اور اس کا سوچا سمجھا کام ہو۔ کہ تسلیم و رضا میں
سچا ہو۔ اور اس کے تعلقات ایسے ہوں کہ جب خدا کے
یہاں سے تقویٰ روح کا پیام پہنچے۔ تو وہ اپنی
جان اس طرح ندے جیسے کوئی ڈر کر غالب دشمن
کو دیتا ہے۔ بلکہ اس طور پر جیسے کوئی اپنی جان کے
والہ کرتا ہے۔ جو دن تمام ہونے پر اپنے بچے کو سلا
دیتی ہے۔“ پس اسی قطع کے الفاظ میں مسلمانوں کا مسئلہ
رضا بقصا سے خدا ہی بیان کیا جاسکتا ہے۔

خاتمہ پر میں ادن لوگوں کو آگاہ کرتا ہوں جو مسلمان
ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں یا وہ جو اپنے خیالات اور

یقینی کی مضبوطی سے عیسائیت چھوڑ کر مسلمان
 ہو گئے ہیں کہ انکو اپنے مخالفوں کے ہاتھ سے
 تضحیک برائی اور غلط بیانیوں کی امید رکھنا
 چاہئے۔ حضرت خدا کے زمانہ میں بھی یہی ہوا ہے
 اور تا اختتام دنیا یونہی رہے گا۔ اور ایسے ہی
 لوگوں کی تسکین دہی اور اطمینان قلب کے واسطے
 خدا نے قرآن میں ایک آیت وحی کی ہے ۔

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا- قُلْ تَعٰوٰذُ عَلٰی الْاَسْمٰحِ
 بِاللّٰهِ یَعْنِ عَلَیْکُمْ اَنْ هُدَاکُمْ بِالْاٰیْمَانِ اَنْ کُنْتُمْ صٰادِقِیْنَ
 اِنَّ اللّٰهَ عَالِمُ غَیْبِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ- وَاللّٰهُ بَصِیْرٌ جَاعِلٌ
 فَعَلُوْنَ- ترجمہ۔ احسان کرتے ہیں اور پشیرے یہ کہ
 وہ مسلمان ہوئے کہہ مت احسان رکھو اور پشیرے
 مسلمان ہونے اپنے کا۔ بلکہ اللہ احسان رکھتا ہے
 اور تمہارے پہلے کہ ہدایت کیا تمکو طرف ایمان کے
 اگر ہو تم سچے۔ تحقیق اللہ جانتا ہے پوشیدہ چیزیں
 آسمانوں کی اور زمین کی اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھ کرتے ہو تم
 تمام شد

